لاتعلقی کے عجائب گھر کی تاریخ کا پیش لفظ

پنچو ولا

"ہم قائل کر لینے والے جھوٹ گھڑنے کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں لیکن جب ہم چاہیں ہمارے پاس یہ مہارت بھی ہے کہ ہم سچ بول لیں" (موسیٰ علیہ السلام ہیسائڈ سے۔ ہیسائڈ، تھیوجنی 25)

لاتعلقی کا عجائب گھر کیا ہے؟ کیا اس کا کوئی مشن یا چندہ ہے؟ کیا یہ ایک معمہ، ایک قول متناقض یا ایک مذاق ہے؟ یہ سب کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، یا صرف فن کی دنیا کی حماقت جو لوگوں کو توجہ حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کر رہا ہے؟ کیا اسکے بانی سنجیدہ سوالات پوچھتے ہیں یا سنجیدگی کا تقاضا کرتے ہیں؟ کیا یہ غیر جانبدار ہے یا بھیس بدلے ہوئے ساز باز؟ کیا اس کا عنوان اصطلاح کا غلط استعمال ہے؟ اس منصوبے کو بہت سے سوالات کا سامنا ہے۔ شاید اس کی مقصد بھی یہی ہے کیونکہ یہ استفسار ہمیں شرکت اور عجائب گھروں کی حدود میں سوالات کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

عجائب گھر معزز ادارے ہیں جو اشیاء کو محفوظ رکھتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہیں اور اشیاء کی نمائش کرتے ہیں۔ جب ہم چھٹی پر ہوں یا برسات کے دن بچوں کے ساتھ ہوں تو سیر کرنے کے لیے یہ ایک اچھی جگہ ہے۔ ہم ان کے بارے میں سوال کرنے سے کم ہی باز رہتے ہیں۔ شاید یہ ان تربیت یافتہ مسکراہٹوں کا امتزاج ہے جو سیر پر آنے والوں کے سوالات کا جواب دینے والوں کے ہونٹوں پر رقصاں ہوتی ہیں۔ تحائف کی دکانوں کی دلفریبی، مصنوعی قدیم اشیاء اور بوتلوں میں بند دریائے خودفراموشی کا پانی جو ائیر کنڈیشنڈ کیفوں میں بکتا ہے۔ عجائب گھروں کو اتنا آرام دہ اور پیارا بناتا ہے اور ہمیں اس بات پر مائل کرتا ہے کہ ہم افسانوی اور حقیقی تشدد سے اپنی نگاہیں ہٹائیں جو ان کی جڑ میں موجود ہے۔ بہرحال ایسا کون شخص ہے جو ایک بدبخت سپاہی کی آہ سنے گا جو محل کی دیواروں پر گرے خون سے نکلتی ہے۔ درایں حالیکہ کہ وہ اتوار کی ایک دوپہر کو ایک ذرا سی ثقافت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

لیکن ہمارے عجائب گھر معصومیت سے کوسوں دور ہیں۔ یہ زیادہ سے زیادہ ایک خون آشام بحری قزاق کا برآمد شدہ دفینہ ہے۔ پھر آخر ان کے بارے میں سوالات کیوں نہ کیے جائیں؟ بہرحال ہمیں یہ جان کر سکون ہوگا کہ ایک پینٹنگ کا سابقہ مالک جس کی ہم اتنی تعریف کرتے ہیں ایک گیس چیمبر میں نہیں مرا تھا یا گیلری ایکس میں سنگِ مرمر کے مجسموں کی حیرت انگیز نمائش ایک نو دولتیے سفیر نے نہیں کی تھی۔ جو اس نے کوئی قابل اعتراض شہرت حاصل کرنے کے لیے قوم کو ورثے میں دے دی ہو۔ غارتگری کے تشدد کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہمارے عجائب گھر ہمارے سامنے وحشت کی ان مسلسل تہوں کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے ثقافت کا روپ دھار رکھا ہوتا ہے۔ اصلاح احوال کے تشدد نے بہت سے فن پاروں کو مٹا دیا ہے۔ بے حرمتی کے تشدد نے بے شمار محفوظ چیزوں کو مذہبی تقدس دینے سے انکار کیا ہے۔ پیشہ وارانہ بیانات کے تشدد نے رسمی طور پر غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو اوجھل کر دیا ہے اور حرمت کے تشدد نے بہت سے زندہ لوگوں کو ڈرا رکھا ہے۔ پھر ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ادبی سرقے کا تشدد بھی ہے جو فرینکنسٹن عفریت کرتا ہے جو ایک باغی کے دل اور ایک نوآبادیاتی استبداد کے ہاتھوں کے ساتھ خالص فوجی انداز میں خود کو نیا اور غیر معمولی کہتا ہے۔ اور یقیناً انکار کا تشدد بھی ہے جو تمام توضیحات میں چھپا ہوا ہے۔

یورپ میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جو اس کے مظالم کو مکمل طور پر ادا کر سکے لیکن میکسیکن ہسپانوی زبان میں ایک لفظ ہے۔ یہ ایسا لفظ ہے جو فتح اور اس دولت کی یاد دلاتا ہے جو سیویل میں سیلاب کی طرح آئی اور اطالوی نشاۃ ثانیہ کے بینکوں کی تجوریوں میں بھر گئی۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کے بے شمار پہلو ہیں۔ اس کی گردان سے مکمل جملے بن سکتے ہیں یہ روزمرہ کی گفتگو میں چڑچڑاپن پیدا کر دیتا ہے۔ یہ لفظ چنگا (Chinga) ہے۔ اس کا مطلب ہے زنا، زنا بالجبر، تباہی، لوٹ مار، مایوسی، ناامیدی، اور چوری، یہ دیومالاتی زبان، سکان کی یاد دلاتا ہے La Chingada۔ دھرتی ماتا کے ساتھ زنا بالجبر، جو یورپی گفتگو میں نئی دنیا کی دریافت کے معنی دیتا ہے۔ چنانچہ

Chinga tu madre! Chingamos a los chingones, hijos de la chingada , quien nos chingaron con chingaderas.

کا شائستہ ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے: تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کرنے کی وجہ سے آؤ ہم ان بڑے مغرور آدمیوں کو تباہ کر دیں جو کہ فتح کی اولاد ہیں جو ہمارے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

لیکن La Chingada ایک تکلیف دہ یادداشت تک ہی محدود نہیں جو میکسیکو کی زبان میں کندہ ہے۔ یہ آج کی تیسری دنیا کے کئی شہروں میں فروغ پذیر ہے۔ یہ ایڈز کے جین کے کوڈ میں ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو منافع کی حرص میں قدرتی مقامات کو مٹاتی ہے۔ یہ کرہ ارض پھیلی ہوئی ہتھیاروں کی دوڑ کی زندگی کا خون ہے۔ یہ ہمارے عجائب گھروں کا خفیہ سرپرست ہے۔

ہمارا لفظ میوزیم ایک دھوکا ہے۔ موسیون (Mouseion) یونانی، موسیم (Museum) لاطینی موسیٰ علیہ السلام کا معبد تھا۔ یہ تخلیق کا فیض تھا اور یادداشت (Memory) کی بیٹیاں تھیں۔ ان کا مکان ایک غور وفکر کی جگہ، ایک بحث خانہ، خیالات کی آماج گاہ، اور شاعری اور موسیقی کی تخلیق تھا۔ میوزیم کا تصور حاصل شدہ فخرن کی حیثیت سے نوآبادیت کی متعلقات میں سے ہے۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ لاتعلقی کا عجائب گھر کی خواہش ہے "سرشت کے خلاف سمت میں تیرنا" یہ استعاروں کا ایک مجموعہ ہے اور جس وقت جو چاہے اس کی توضیحات کر سکتا ہے۔ یہ اقدار کا عجائب گھر ہے قیمتی اشیا کا نہیں۔ یہ copy right کی بجائے Copyleft کے اصولوں پر کاربند ہے۔ ایک ایسا عجائب گھر جو اس خیال پر قائم ہے کہ یہ صرف تقسیم کرنے سے بڑھے گا۔ اسے اس بات کا یقین ہے کہ یادداشت کی تجسیم اس کے مقصد کو بگاڑ دے گی جو ہمارے مستقبل کا تصور قائم کرتا ہے۔

لیکن لاتعلقی کے تصور اور نعرے کو یہ کہاں پر چھوڑتا ہے: لاتعلقی کے عجائب گھر سے تعلق قائم کیجئے۔ Dada دستور کی آخری سطروں کی طرح۔۔۔۔۔ کہ اگر تم اس دستور سے غیر متفق ہو تو تم ایک Dadaist ہو۔۔۔۔۔ یہ ایک قول متناقض ہے۔ ذاتی طور پر میں شرکت سے انکار کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ غلط نام دیا گیا ہے بہتر ہوگا کہ ہم اسے بدعتیوں کا عجائب گھر کہیں، بھدے بے کار آدمیوں کا عجائب گھر یا غیر رضامندی کا عجائب گھر۔

یہ جو کچھ بھی ثابت ہو یہ توقع مت رکھنا کہ مجھے اس سے مردہ پاؤ گے۔

پنچو ولا

یہ متن جان فلپس کو کسی ایسے شخص نے خواب میں لکھوایا تھا جو کہتا تھا کہ وہ پنچو ولا ہے۔

جان فلپس نے 1974 میں پیڈنگٹن پرنٹ شاپ کی اشتراک میں بنیاد رکھی تھی۔ 30 سال ہونے کو آئے یہ معاشرتی مقاصد کے لیے چھپائی کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ یہ اب لندن پرنٹ سٹوڈیو میں بدل گیا ہے۔ یہ منافع کے بغیر عوامی سطح پر کام کرتا ہے۔ پنچو ولا اولین میکسیکن انقلابی جرنیلوں میں سے تھا۔